بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد
یوم جمعہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۲۷ شعبان ۱۳۹۵ھ ٭ ۵ تبوک ۱۳۵۴ھش ٭ ۵ ستمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۰۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست اور غافل نہ ہو

نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے

"ابدال، قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے۔ اگر ان سے یہ مل جاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجالاتے ہیں سب کے سب ہی کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے جب تک انسان صدق وصفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے جیسے ابراہیمؑ کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی وَاِبْرَاھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا۔ تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظل اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دُعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دُعا کرے لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا حالانکہ نماز وہ شئے ہے کہ جس سے پانچ دن میں رُوحانیت حاصل ہو جاتی ہے بعض نمازیوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ۔ ویل کے معنے لعنت کے بھی ہوتے ہیں پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو۔ ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اُسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے۔ پوچھا جاوے تو لوگ کہتے ہیں کہ برادری کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایک حرام خور کہتا ہے کہ بغیر حرام خوری کے گزارہ نہیں ہوسکتا جب ہر ایک حرام گزارہ کے لئے انہوں نے حلال کر لیا تو پوچھو کہ خدا کیا رہا؟ اور تم نے خدا کے واسطے کیا کیا؟ ان سب باتوں کو چھوڑنا موت ہے۔ جو بیعت کر کے اس موت کو اختیار نہیں کرتا تو پھر یہ شکایت نہ کرے کہ مجھے بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ جب ایک انسان ایک طبیب کے پاس جاتا ہے تو جو پرہیز وہ بتلاتا ہے اگر اُسے نہیں کرتا تو کب شفا پا سکتا ہے لیکن اگر وہ کرے گا تو یوماً فیوماً ترقی کرے گا۔ یہی اصول یہاں بھی ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۷۷، صفحہ ۱۷۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ تبوک۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بغرض طبی معائنہ و علاج لندن میں قیام فرما ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت دے۔ ہر آن حضور کا حافظ و ناصر ہو اور حضور پوری طرح صحتیاب ہو کر بخیریت ہمارے درمیان واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ ۵ تبوک۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے متعلق لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی طبیعت دائیں ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے ناساز ہے اور آپ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

۲۹ رمضان المبارک کی دُعائیہ تقریب

تحریکِ جدید کے جو مجاہدین ۲۹ رمضان المبارک تک اپنا موعودہ وعدہ کلی طور پر ادا فرمائیں گے ان کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں امسال انشاء اللہ تعالیٰ دعا کی خصوصی درخواست کی جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ مجاہدین اس بابرکت تقریب پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقبول دعاؤں میں شامل ہونے کی سعی فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

ضروری اِعلان

جملہ واقفین و واقفات کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وقف عارضی کی رپورٹ بھجواتے وقت وقف نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے خواہ رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی جائے خواہ براہِ راست دفتر تعلیم القرآن میں ارسال کی جائے وقف نمبر لکھنا ضروری ہے یہ اندراج آپ کے ریکارڈ وقف عارضی کی تکمیل کے لئے بھی اہم ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

اعلانِ تعطیل

کل بتاریخ ۶ ستمبر بروز ہفتہ دفتر الفضل میں یوم دفاع کی تعطیل ہوگی اس لئے کل الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۷:-
(قسط دوم)

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۲۲ اگست کو حضور نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انگلستان کی آمد آمد۔ یورپ اور افریقہ کے متعدد ممالک سے احباب کی تشریف آوری

حضور نے مصروفیت کے باوجود دیگر ممالک سے تشریف لانے والے احباب کو ازراہ شفقت ملاقات کا شرف بخشا

:: (الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے) ::

۲۲ اگست ۱۹۷۵ء بروز جمعہ

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے احباب جماعت کو بحیثیت احمدی ان کے بلند مقام کا احساس دلا کر اصل اور حقیقی اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے کے ضمن میں ان پر عائد ہونے والی اہم اور عظیم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔

حضور ایدہ اللہ ڈیڑھ بجے بعد دوپہر مسجد میں نماز جمعہ پڑھانے تشریف لائے۔ اُس وقت تک لندن میں مقیم احباب نیز کرائیڈن، ہنسلو، ساؤتھ آل، جلنگھم، لیٹن سٹون، بارکنگ، بریڈ فورڈ، ہڈرز فیلڈ، برمنگھم اور بعض دیگر شہروں کے احباب کے علاوہ یورپ اور افریقہ کے متعدد ملکوں کے احباب مسجد میں پہنچ چکے تھے، اور نہ صرف مسجد نمازیوں سے پوری طرح بھری ہوئی تھی بلکہ مسجد سے ملحق محمود ہال کا اکثر حصہ بھی نمازیوں سے پُر تھا۔ ان میں فرانس، مغربی جرمنی، ڈنمارک، ناروے، گیمبیا، نائیجیریا اور سیرالیون کے متعدد احباب اور بہنیں شامل تھیں۔ ان احباب میں سے کچھ تو اُسی روز اور کچھ ایک یا دو روز قبل لندن پہنچے تھے۔

حضور ایدہ اللہ کے مسجد میں تشریف لانے پر مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن نے اذان دی۔ پھر حضور نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کے نتیجہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی بدعات سے منزہ حقیقی اسلام پر ایمان لانے کی توفیق عطاء فرمائی ہے اور ہمارا یہ فرض قرار دیا ہے کہ ہم اِس اصل اور حقیقی اسلام پر کما حقہ، عمل پیرا ہو کر اور اس طرح اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کر کے دُنیا کے سامنے اس کا عملی نمونہ پیش کریں اور تمام بنی نوع انسان کو اِس کا والہ و شیدا بنا کر اسے رُوئے زمین پر غالب کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ واضح فرما کر کہ مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وساطت سے حقیقی اسلام پر از سر نو ایمان لانے اور دُنیا کے سامنے اِس کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لحاظ سے ایک احمدی کا مقام بہت بلند ہے اور اس تک پہنچنے کی راہ میں بڑی مشکلات اور رکاوٹیں حائل ہیں، احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ ہر قسم کی سختیاں برداشت کر کے اور راہ میں پیش آنے والی مشکلات پر قابو پا کر اس بلند مقام تک پہنچنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ یہ دُعائیں کرتے رہیں کہ وہ انہیں اِس مقام کو حاصل کرنے اور اس پر قائم و دائم رہنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں جس مہدی کے ظہور کا مژدہ سُنایا تھا وہ مہدی دُنیا میں آیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں اس پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب مہدی علیہ السلام کا دُنیا میں ظہور ہوگا تو اُس وقت اسلام میں اِس قدر بدعات داخل ہو چکی ہوں گی کہ اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا۔ چنانچہ جب مہدی علیہ السلام اسلام میں سے ہر قسم کی بدعات نکال کر اسے اس کی اصل اور حقیقی شکل میں پیش کریں گے تو لوگ کہیں گے یہ شخص تو بالکل ایک نئی شریعت پیش کر رہا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا کر کے حقیقی اسلام پر از سر نو ایمان لانے کی سعادت بخشی ہے۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کا ہمیں عرفان عطا کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت و جلالت شان کی معرفت ہمیں بخشی گئی ہے اور قرآن مجید کی عظمت ہمارے دِلوں میں جاگزیں کر کے اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے ہمیں بہرہ ور کیا گیا ہے اور ہمارا یہ فرض ٹھہرایا گیا ہے کہ ہم حقیقی اسلام کے علوم و معارف اور حقائق و دقائق سے پوری طرح آگاہ ہو کر اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مَیں گزشتہ ایک سال سے جو خطبات دے رہا ہوں ان میں سے ایک سلسلۂ خطبات کا مقصد دو باتیں احباب جماعت کے ذہن نشین کرانا ہے۔

ایک یہ کہ ہم نے اصل اور حقیقی اسلام کو ہی اختیار کرنا ہے، اس پر غور کر کے اس پر عمل پیرا ہونا ہے، اور دُنیا کے سامنے خود اپنی زندگیوں میں اِس کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ اور **دوسرے** یہ کہ اگر ہم اِس مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید کی اُس بے نظیر تفسیر سے آگاہ ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب و ملفوظات میں بیان فرمائی ہے کیونکہ وہی اصل تفسیر ہے۔ اس اصل اور بے نظیر تفسیر سے آگاہ ہم اسی صورت میں ہو سکتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہایت قیمتی اور بیش بہا تصانیف نیز ملفوظات کا نہ صرف مطالعہ کریں بلکہ انہیں ہمیشہ زیر مطالعہ رکھیں اور ان پر غور کرتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واضح فرمایا کہ اس تفسیر سے آگاہ ہوئے اور اس سے صحیح معنوں میں مستفیض ہوئے بغیر ہمارے لئے بدعات سے یکسر منزہ، حقیقی اور خالص اسلام سے آگاہ ہونا اور اس کی حقیقی معرفت سے بہرہ ور ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس کے بغیر نہ ہم اللہ تعالیٰ کی بے ہمتا ذات اور اس کی غیر محدود صفات اور ان صفات کے ہر آن جاری رہنے والے جلووں کا عرفان حاصل کر سکتے ہیں، نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہائی ارفع و اعلیٰ شان اور انسانی فہم و ادراک سے بالا مقام کی حقیقی معرفت ہمیں نصیب ہو سکتی ہے نہ قرآن مجید کے ختم نہ ہونے والے علوم و معارف اور حقائق و دقائق سے ہم بہرہ ور ہو سکتے ہیں اور نہ اس حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہونے کی ہمیں توفیق مل سکتی ہے۔

اس حقیقت کے ایک بیّن ثبوت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ بے نظیر تفسیر کے نمونہ کے طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے براہین احمدیہ میں سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی حقائق و معارف سے پُر نہایت ہی لطیف تفسیر پڑھ کر سُنائی اور واضح فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے اس چھوٹی سی آیت میں (جس سے قرآن مجید کی ہر سورۃ شروع ہوتی ہے اور جس سے ہر کام شروع کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے) پوشیدہ حقائق و معارف پر ایسے لطیف اور پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی ہے کہ انسانی عقل دنگ ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی موسم بہار ـــــــ رمضان المبارک

ہر چہرے پہ رونق ہے ہر اک شے پہ تبسم ٭ یہ جشن بہار آیا ہے کہ رمضان کا مہینہ

(سلطان احمد پیر کوٹی)

رمضان المبارک اپنے دامن میں ہزاروں رحمتیں برکتیں اور فضل لے کر آرہا ہے اس کی آمد آمد ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس کے روزے رکھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کریں گے۔ رمضان المبارک مومنوں کے لئے موسم بہار کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح بہار کے آنے سے درختوں کی سرسبز و شاداب کونپلیں نکل آتی ہیں۔ کلیاں چٹکتی ہیں پھول کھلتے ہیں۔ ہر طرف بھینی بھینی اور سوندھی سوندھی خوشبو دماغ کو معطر کر دیتی ہے۔ ہر چیز اپنے جوبن اور نکھار پر ہوتی ہے زمین میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے اور وہ نباتات کو اگل اگل کر باہر پھینک دیتی ہے دل اور دماغ پہ وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور طبائع میں بشاشت پیدا ہوتی ہے۔ یہی کیفیت رمضان المبارک کی آمد پہ ہوتی ہے۔ گناہوں کی خزاں اپنا بوریا بستر لپیٹ لیتی ہے۔ روح کی کلیاں وا ہوتی ہیں۔ روحانیت کے باغ میں نئے نئے پھول کھلتے ہیں۔ روحانی فضا خوشبو سے معطر ہوتی ہے اعمال کے پودے نئے شگوفے نکالتے ہیں۔ انسان کو غیر معمولی نیکیوں اور دعاؤں کی توفیق ملتی ہے ہر روز اسے اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ طہارت و پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ صدقہ و خیرات میں وہ پہلے سے کہیں بڑھ جاتا ہے۔ ایثار و قربانی میں اسے ترقی ملتی ہے مومنوں کے اندر روحانی ذوق اور حرارت پیدا ہوتی ہے۔ غرض رمضان المبارک دلوں کی تازگی کے سامان لاتا ہے انہیں روحانی زندگی سے ہمکنار کرتا ہے اور جو لوگ صدق دل سے رمضان المبارک کو قبول کرتے ہیں۔ اس سے متعلق احکام پہ بشاشت سے عمل پیرا ہوتے ہیں ان میں خاص طور پہ تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کی زندگی میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہو جاتا ہے اور وہ بالکل ایک نئی مخلوق دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے اخلاق وعادات۔ اعمال و افعال حرکت و سکون اور عبادات و معاملات میں خاص تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔

ہم نے رمضان المبارک کو موسم بہار سے تشبیہ دی ہے۔ آئیں ذرا تفصیل سے دیکھیں کہ وہ کس طرح موسم بہار کا شبیہ و مثیل ہے۔ موسم بہار کی آمد پہ خزاں یعنی پت جھڑ کا موسم رخصت ہو جاتا ہے۔ ٹنڈ منڈ درخت نئی کونپلیں نکالتے ہیں۔ اسی طرح جب رمضان المبارک آتا ہے تو گناہوں کی خزاں اپنی صف لپیٹ لیتی ہے اور اعمال انسانی کے پودے نئی کونپلیں اور نئے شگوفے نکالتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ
اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهٖ

جو شخص روزہ کی عبادت کو محض رسم اور رسمی کے طور پہ نہیں بجا لاتا بلکہ خدا سے شریعت حقہ کا حکم جانتے ہوئے اور فرضیت رمضان پہ اعتقاد رکھتے ہوئے خلوص نیت سے ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیتا ہے روزہ دار کے نہ صرف پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں بلکہ

غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ
فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ

اس پہ آگ کے دروازے بند کر دئیے جاتے ہیں۔

یعنی گناہ و عصیان کے ارتکاب کا امکان ختم کر دیا جاتا ہے شہوات نفسانیہ سے رکنے کی وجہ سے وہ معاصی کے سبب و باعث سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔ پھر رمضان المبارک کا نام ہی اپنے اندر یہ معنے لئے ہوئے ہے کہ:۔

اِنَّ الذُّنُوْبَ تَرْمَضُ
فِيْهِ۔

اس میں گناہ جل جاتے ہیں۔

موسم بہار میں ہر طرف اور ہر سو سرسبزی اور شادابی ہی نظر آتی ہے۔ خزاں کے سب اثرات مٹ جاتے ہیں۔ رمضان المبارک میں بھی روزہ دار نہ صرف اس جہان میں سرسبزی و شادابی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ بلکہ آخرت میں بھی اسے سرسبزی و شادابی نصیب ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا
يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ
يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ
مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ

روزہ داروں کے لئے قیامت کے دن ایک مخصوص دروازہ ہوگا جو جاری نہروں۔ تازہ پھولوں اور رسیلے پھلوں کی کثرت کی وجہ سے ریان کہلائے گا اس دروازے میں سے صرف روزہ داروں کو گذارا جائے گا اور جب وہ گذر جائیں گے تو ان پہ یہ دروازہ بند کر دیا جائیگا اور اس دروازہ میں سے گذرنے کے بعد روزہ دار ہمیشہ ہمیش کے لئے پیاس سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور جنت میں اسے طراوت اور نشاط نصیب ہوگی۔

موسم بہار میں ہر طرف بھینی بھینی اور سوندھی سوندھی خوشبو پھیلی ہوتی ہے۔ ماہ رمضان میں بھی اعمال کی خوشبو روحانی فضا کو معطر کئے رکھتی ہے بلکہ ہر روزہ دار کے منہ میں ایک خاص قسم کی بو پیدا ہو جاتی ہے یہ بو گو دنیا داروں کی نظر میں خوشبو نہ ہو مگر خدا عزوجل کی نگاہ میں وہ بو کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ اور لطیف ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ
فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ
مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ

اللہ کی قسم روزہ دار کے منہ میں جو ایک خاص قسم کی بو پیدا ہوتی ہے یہ بو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کستوری کی خوشبو سے زیادہ بہتر۔ زیادہ پاکیزہ اور زیادہ لطیف ہوتی ہے۔

موسم بہار میں طبیعت خوشگوار اور عطر بیز ہوائیں چلتی ہیں جن سے انسانی طبائع کو خاص قسم کا سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے۔ پھر جو موسم بہار میں جو ہوائیں چلتی ہیں وہ محدود ہوتی ہیں اور محدود زمانہ کے لئے ہوتی ہیں۔ لیکن رمضان کی خوشگوار اور لطیف ہوائیں فرش تا عرش پھیلی ہوتی ہیں۔ چنانچہ رمضان المبارک میں ایک مخصوص ہوا عرش کے نیچے جنت کے پتوں سے موٹی آنکھوں والی حوروں پہ چلتی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ
لِرَمَضَانَ مِنْ رَّأْسِ
الْحَوْلِ اِلَى حَوْلٍ قَابِلٍ
قَالَ فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ
يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ
رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ
وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ
الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ
اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ
اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ
اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ
بِنَا (البیہقی)

جنت شروع سال سے آخر سال تک رمضان یا رمضان کی نعماء یعنی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے زینت کرتی ہے۔ جب رمضان کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرش الٰہی کے نیچے جنت کے پتوں سے موٹی آنکھوں والی حوروں پہ ایک ہوا چلتی ہے اور وہ کہتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسے ہمارے رب تو اپنے ان بندوں میں سے ہمیں جان وند عطا فرما تا ان کے ساتھ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہمارے سبب ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گویا رمضان المبارک کی سطیبت ہونی نہ صرف اس دنیا میں انسانی طبائع کو سرور اور لذت بہم پہنچاتی ہیں۔ بلکہ اگلے جہان میں بھی مستقل سرور اور لذت کا باعث بنتی ہیں۔

موسم بہار میں انسانی طبائع میں ایک خاص قسم کی خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے رمضان المبارک میں بھی یہی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ ایک روزہ دار جہاں اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں ایک خاص وقت تک اپنی بعض حلال اور جائز چیزوں کو بھی ترک کر کے ایک خاص قسم کی خوشی محسوس کرتا ہے وہاں اسے دنیا اور آخرت میں دو عظیم خوشیاں نصیب ہوتی ہیں جن سے دوسرے لوگ محروم ہوتے ہیں ایک خوشی تو اسے ہر روز افطار کے وقت نصیب ہوتی ہے اور دوسری خوشی اسے اس روزہ کی وجہ سے اس دن ہوگی۔ جب وہ اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہوگا یعنی اس دنیا سے انتقال کر کے اپنے مولائے حقیقی سے ملاقی ہوگا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا۔ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ۔

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اسے افطار کے وقت نصیب ہوتی ہے اور دوسری خوشی اسے اس وقت ملتی ہے جب وہ اپنے رب سے ملاقی ہوتا ہے۔

موسم بہار کی وجہ سے نباتات کی کثرت ہوتی ہے ہر طرف ہریالی ہی ہریالی ہوتی ہے درختوں پر نکھار آتا ہے ایک طرف سیرابی و شادابی کی وجہ سے فصلیں زیادہ اچھی ہوتی ہیں۔ درختوں پر پھل زیادہ لگتا ہے تو دوسری طرف انسان اپنی اندرونی بشاشت اور جوش کی وجہ سے محنت و مشقت سے گھبراتا نہیں۔ اسلئے قدرتی طور پر انسان کے رزق میں اور اس کی کمائی میں زیادتی ہوتی ہے اس طرح رمضان میں بھی روحانی اور جسمانی رزق میں اضافہ ہوتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

يُزَادُ فِيهِ الرِّزْقُ

اس میں رزق میں زیادتی ہوتی ہے پھر خدا تعالیٰ نے خود فرماتا ہے۔

يُرِيدُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

رمضان المبارک کے نتیجہ میں میرا منشا یہ ہے کہ تمہارے لئے سہولت اور آسانی پیدا ہو تم تنگدستی سے محفوظ رہو گویا رمضان المبارک ایک مومن کی تنگدستی دور کرنے اور اسکے روحانی اور جسمانی رزق میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے۔

موسم بہار میں طبائع انسانی میں بشاشت پیدا ہوتی ہے۔ کام کرنے کو دل چاہتا ہے اور تھکن محسوس نہیں ہوتی رمضان المبارک میں بھی مومن کے اندر بشاشت ایسی پیدا ہوتی ہے وہ نیک اعمال بڑی رغبت سے بجا لاتے ہیں وہ عبادات و صدقات سے تھکتے نہیں بلکہ روز بروز ان میں آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب رمضان المبارک آتا ہے تو

فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ یعنی انسان کو ایسے اعمال بجالانے کی بکثرت توفیق ملتی ہے جو جنت میں داخل ہونے کا سبب بنتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے۔

كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

آپ کی سخاوت و خیرات رمضان المبارک میں تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔

رمضان کا لفظ بھی روحانی حرارت اور ایمانی بشاشت کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ رمضان رمض سے ہے اور رمض کے معنی اس روحانی حرارت کے بھی ہیں جو روزوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے رمضان میں ایک مومن روزہ کی عبادت بجا لا کر اپنے اندر احکام الٰہیہ کے بجالانے کے لئے ایک جوش اور حرارت پیدا کرتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم رمضان المبارک میں عبادت پر دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ زور دیتے لیکن آخری عشرہ کے متعلق احادیث میں مروی ہے کہ آپ نہ صرف خود جوش سے کمر ہمت کس لیتے اور شب بیدار رہتے بلکہ اہل خانہ کو بھی بیدار کرتے۔

صحابہ کرام رمضان المبارک کا انتظار اس شوق سے کرتے جس طرح کسی معشوق کی آمد ہے۔ اس کی برکات کے حصول کے لئے ان کے اندر ایک خاص ذوق اور شوق پیدا ہو جاتا۔ رمضان المبارک کا چاند نظر آتے ہی قیام اللیل پر عمل شروع ہو جاتا۔ تلاوت قرآن کریم نمازوں کا تعہد تہجد اور دوسرے نوافل کی ادائیگی۔ ذکر الٰہی وغیرہ عبادات مشاغل تھے جن میں ان کا دن اور رات بسر ہو جاتی وہ نہ صرف ان سے تھکن محسوس نہ کرتے بلکہ ان کی دلی تمنا ہوتی کہ تا حد امکان ان میں اور ترقی کریں۔

موسم بہار کو حسن اور محبت سے خاص تعلق ہے۔ چنانچہ بہار کے معنے شباب اور آغاز جوانی کے بھی ہیں موسم بہار میں جس طرح ایک بلبل پھولوں کے عشق اور محبت کی وجہ سے درختوں پر شاخ شاخ چہچہاتی ہے اور ہر پھول کو سونگھتی اور اس سے سرور حاصل کرتی ہے۔ اسی طرح انسان بھی چاہتا ہے کہ موسم بہار میں اس کے محبوب اور معشوق سے وصال ہو اور ایک مومن بندے کا محبوب اور مقصود سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے اور کون ہو سکتا ہے رمضان المبارک میں ایک مومن بندہ نہ صرف خدا تعالیٰ کو پا لینے کی تمنا اپنے دل میں رکھتا اور اس کے لئے کوشش کرتا ہے بلکہ خود خدا اسے ملنے کے لئے آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ احادیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔

الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أُجْزَى بِهِ۔

روزہ کی عبادت صرف میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں۔

گویا رمضان المبارک کی عبادت کے نتیجہ میں ایک مومن کے دل میں اپنے حقیقی محبوب سے ملنے کی خواہش اور تمنا ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ محبوب خود محب کے پاس آ جاتا ہے اور یہ ایک فضیلت ہے جو عام موسم بہار پر رمضان المبارک کے روحانی موسم بہار کو حاصل ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ موسم بہار کو اللہ تعالیٰ کے نشانات اس کی بشارتوں اور مخاطبہ و مکالمہ الٰہیہ سے بھی خاص تعلق ہے۔ چنانچہ آپ کا ایک الہام ہے

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

(تذکرہ)

آپ لفظ "ثلج" کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کے معنے راحت و خوشی اور اطمینان قلب حاصل کرنے کے بھی ہیں جب انسان کا دل کسی امر پر پوری طرح تسلی اور سکینت حاصل کر لیتا ہے تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے اور ایک مومن کا دل جس سے اطمینان اور راحت حاصل کرتا ہے۔ وہ بشارات الٰہیہ۔ نشانات خداوندی اور خدا کا پا لینا اور اس سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل کرنا ہے۔ گویا موسم بہار میں جہاں ادنیٰ فونوں کو نشوونما حاصل ہوتی ہے۔ وہاں روحانی استعدادیں اور قوتیں بھی ترقی کرتی ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارات پا کر اور اس سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل کر کے حقیقی راحت اور تسلی پاتا ہے۔ رمضان المبارک کو بھی تنویر قلب کے سلسلہ میں خصوصیت حاصل ہے روزہ سے دل جلا پاتا ہے اور کشف کے دروازے اس پر کھلتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کو پا لے اور پھر جب وہ خدا تعالیٰ کو پا لیتا ہے تو شرف مکالمہ و مخاطبہ بھی اسے نصیب ہوتا ہے قرآن کریم جو آخری شریعت ہے وہ بھی رمضان المبارک میں نازل ہوا نہ صرف نازل ہوا۔ بلکہ ہر رمضان میں حضرت جبریل علیہ السلام نازل شدہ حصہ کا آپ کے ساتھ دور فرمایا کرتے۔

قرآنی آیت انزل فیہ القرآن سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ الہامات الٰہیہ مشقتوں تکالیف و مصائب اور ابتلاؤں سے گزرنے کے بعد نصیب ہوتے ہیں رمضان المبارک میں بھی انسان اپنے اوپر تکالیف و مصائب برداشت کرتا ہے ایک وقت کھاتا ہے تو پیتا ہے جنسی تعلقات سے اپنے آپکو منقطع کر دیتا ہے راتوں عبادات بجالانے کی وجہ سے جاگتا ہے اور اس طرح نیند کی قربانی دیتا ہے قرآن کریم کی تلاوت اور ذکر اللہ کے لئے دن کا خاص وقت خرچ کرتا ہے صدقہ و خیرات میں حصہ لیتا ہے اور اس طرح مالی بوجھ بھی برداشت کرتا ہے اس طرح وہ ایسا ماحول اور کیفیت پیدا کر لیتا ہے جس کے بعد الہام الٰہی کا شرف نصیب ہوتا ہے۔

الغرض جس طرح عام موسم بہار میں نباتاتی استعدادوں کو نشوونما ہوتی ہے اسی طرح رمضان المبارک میں بھی انسان تنویر قلب کی نعمت سے مالا مال ہوتا اور الہام الٰہی جیسے انعام سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس مبارک ماہ سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصاراللہ ضلع تھرپارکر کا دو روزہ سالانہ اجتماع

مجالس انصاراللہ ضلع تھرپارکر کا دو روزہ سالانہ اجتماع محمود آباد اسٹیٹ میں ۲۳ر جولائی کو چار بجے شام زیر صدارت مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نمائندہ مرکزیہ شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد صاحبِ صدر نے عہد انصاراللہ دہرایا جس کے بعد نظم خوانی ہوئی اور پھر صاحب صدر نے اپنے افتتاحی خطاب میں انصاراللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کے بعد مربیانِ کرام محترم مولوی نصراللہ خان صاحب ناصر، محترم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر اور محترم مولوی محمد جلال صاحب شمس نے علی الترتیب مندرجہ ذیل عناوین پر حاضرین سے خطاب فرمایا:-

۱۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکی دور)

۲۔ عفو و درگذر اور ہمدردی بنی نوع انسان سے متعلق اسلامی تعلیم اور جماعت احمدیہ کا طرزِ عمل۔

۳۔ جماعت احمدیہ کی خدمتِ دین۔

شام کے کھانے اور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد دوسرا اجلاس محترم قریشی عبدالرحمان صاحب ناظم انصاراللہ صوبہ سندھ کے زیر صدارت پونے آٹھ بجے شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ مقیم کراچی نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ؐ" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سلائیڈز دکھائیں جن میں یہ تصویری طور پر دکھایا گیا تھا کہ کس طرح جماعت بیرونی ممالک میں اسلام کی خدمات بجا لا رہی ہے۔

دوسرا دن

دوسرے دن یعنی ۲۴ر جولائی کو انصاراللہ کو تہجد کے لئے اٹھایا گیا۔ نماز تہجد مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ پھر نماز فجر ادا کی گئی جس کے بعد دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری فضل احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع تھرپارکر شروع ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے درس قرآن کریم، مکرم مولوی محمد جلال صاحب شمس نے درس الحدیث اور خاکسار (فضل الدین طارق) نے درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا۔ اس کے بعد مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب ناظم انصاراللہ صوبہ سندھ نے قبولیتِ دعا کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند واقعات سنائے جس پر پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ناشتہ کے بعد دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد تقریری مقابلہ ہوا جس میں گیارہ احباب نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو نقدی کی صورت میں انعامات دیئے گئے۔ جس کے بعد مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ نے "خلافتِ ثالثہ کی تحریکات" کے موضوع پر اور مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے "فضیلتِ قرآن کریم" کے عنوان پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد رسالہ "انصاراللہ" کی خریداری سے متعلق تحریک کی اور مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب ناظم انصاراللہ صوبہ سندھ نے انصاراللہ کو بعض ضروری ہدایات دیں۔ جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اجتماع کی کارروائی ختم ہوئی۔

(فضل الدین طارق نائب ناظم انصاراللہ ضلع تھرپارکر)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے فرزند اکبر عزیزم طارق ارشاد کا نکاح مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پر عزیزہ نصرت بیگم بنت مکرم مرزا رشید احمد صاحب آف کوئٹہ کے ساتھ مکرم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے ۲۲ر اگست ۱۹۷۵ء کو مسجد احمدیہ کوئٹہ میں پڑھا اور نہایت ہی جامع اور دلنشین خطبہ ارشاد فرمایا۔ رخصتی اسی روز عمل میں آئی۔ بعد ازاں ۲۵ر اگست کو جیکب آباد میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احبابِ جماعت کے علاوہ شہر کے معززین، وکلاء، تاجر، ڈاکٹر اور صحافی حضرات نے شرکت کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔ (ارشاد احمد شکیب ایم اے صدر جماعت احمدیہ جیکب آباد سندھ)

قابلِ تقلید نمونہ

مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب سیکرٹری وقفِ جدید جماعت احمدیہ لائلپور شہر نے اطلاع دی ہے کہ عشرہ وقفِ جدید میں جماعت احمدیہ لائلپور شہر نے بذریعہ وفد تمام حلقہ جات میں اجلاس کرکے احباب جماعت پر "وقفِ جدید" کی اہمیت واضح فرمائی جس کے نتیجہ میں احباب جماعت نے اپنے گزشتہ وعدہ جات میں نمایاں اضافے کئے۔ بعض نے معاونینِ خصوصی میں شمولیت فرمائی۔ نیز بعض نے نقد ادائیگیاں بھی فرمائیں۔

چنانچہ اس خصوصی جدوجہد کے نتیجہ میں ۹۶ نئے احباب نے اس مبارک تحریک میں شمولیت فرمائی۔ معاونین خصوصی کی تعداد ۱۲ سے ۵۲ ہوگئی۔ گویا ۴۰ نئے دوست معاونین خصوصی میں شامل ہوئے۔

وعدہ جات کی پوزیشن درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام مد		سابقہ وعدہ ۱۳۵۴ہش / ۱۹۷۵ء	اضافہ دورانِ عشرہ	مجموعی وعدہ جات ۱۳۵۴ہش / ۱۹۷۵ء
(۱)	بالغان	=	۹۱۲۶/-	۲۶۷۹/-	۱۱۸۰۵/-
(۲)	بچگان	=	۱۵۱۸/-	۴۶۲/-	۱۹۸۰/-
	میزان	=	۱۰۶۴۴/-	۳۱۴۱/-	۱۳۷۸۵/-

اس دوران -/۳,۲۳۲ روپے نقد وصولی بھی ہوئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ متعلقہ عہدیداران اور احباب جماعت کی اس جدوجہد اور قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنے عظیم دینی و دنیوی فضلوں سے نوازے اور باقی جماعتوں کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا سالانہ بجٹ

مجلس انصاراللہ کے موجودہ سال کے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں اور صرف چار ماہ باقی ہیں۔ تمام ناظمین اور زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ مجلس کے چندہ جات کی وصولی کی طرف خاص توجہ دیں اور کوشش فرمائیں کہ مجلس کے سالانہ اجتماع تک جو اکتوبر کے آخر میں ہو رہا ہے ان کا سالانہ بجٹ پورا ہو جائے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

خریدارانِ الفرقان کو ضروری اطلاع

الفرقان کے کاتب صاحب کی والدہ صاحبہ وفات پاگئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نیز مجھے انصاراللہ کے سالانہ اجتماع کے لئے کوئٹہ جانا پڑ گیا۔ اس باعث اس دفعہ ماہِ اگست کا رسالہ ۳۰ر اگست کو پوسٹ کیا جا سکا۔ احباب کے مطالبہ کے بکثرت خطوط سے ان کی الفرقان سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ سب بھائیوں سے معذرت خواہ ہوں۔ اگر کسی خریدار کو ۱۰ر ستمبر تک بھی رسالہ نہ ملے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے چچا جان مکرم ملک فضل احمد صاحب سابق پہریدار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کافی عرصہ سے متعدد امراض میں مبتلا ہیں۔ آجکل بعارضہ بخار، گھبراہٹ، بے چینی، بلڈ پریشر سخت بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احبابِ جماعت احمدیہ اور بزرگانِ سلسلہ عالیہ و صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شمس الدین مکان ۳۴ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ کارکن مجلس نصرت جہاں)

اجتماع خدام (۲۴-۲۵-۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۵ء) میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ (معتمد)

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

آخر میں حضور نے فرمایا کہ اگر دیکھا جائے تو حضرت مہدی علیہ السلام کی وساطت سے حقیقی اسلام پر از سر نو ایمان لانے کی توفیق عطا ہونے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی بدولت تڑپ سے بہرہ ور ہونے کی وجہ سے ایک احمدی کا مقام بڑا بلند ہے۔ اس بلند مقام تک پہنچنا آسان نہیں ہے۔ اس کی راہ میں بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں اور مصائب جھیلنے پڑتے ہیں۔ یہ سختیاں برداشت کرو اور اس مقام تک پہنچے بغیر کبھی دم نہ لو اور پھر پہنچنے اس مقام پر قائم و دائم رہنے کے لئے دعاؤں میں لگے رہو۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔

اس پُر معارف خطبہ کے بعد حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اس طرح احباب کو حضور ایدہ اللہ کے موجودہ دورۂ انگلستان میں حضور کی اقتداء میں پہلی نماز ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی کیونکہ حضور خطبات جمعہ خود ارشاد فرمانے کے باوجود گھٹنوں میں کسی قدر سختی کی تکلیف کے باعث مکرم امام صاحب مسجد لندن کو نمازیں پڑھانے کی ہدایت فرماتے رہے تھے اور خود اس تمام عرصہ میں کرسی پر بیٹھ کر نمازیں ادا کرتے رہے تھے۔

نماز کے بعد نہایت ہی رُوح پرور اور ایمان افروز منظر دیکھنے میں آیا۔ نہ صرف انگلستان کے دُور دراز علاقوں میں رہنے والے احباب آپس میں ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے بلکہ وہ بیرونی ملکوں سے تشریف لانے والے بھائیوں سے مصافحہ اور معانقہ کر کر کے انہیں نہایت پُر خلوص طور پر خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ سارے ہی بھائی ایک دوسرے سے مل کر بے انتہا خوش تھے بلکہ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور جلسہ سالانہ جماعت انگلستان کے انعقاد نے مختلف براعظموں سے تعلق رکھنے والے روحانی بھائیوں کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے مسجد فضل لندن میں جمع کر دیا تھا۔ کالے اور گورے اور گندم گوں سب ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر احسانِ خداوندی پر اس کا شکر بجا لا رہے تھے۔ انہیں اس میں اُس عظیم تر اجتماع کی جھلک نظر آ رہی تھی جب رُوئے زمین کے تمام بنی نوع انسان حضرت خاتم الانبیاء کی بشارت اور مسیح محمدی علیہ السلام کے طفیل روحانی اخوت کے رشتہ میں منسلک ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیئے جائیں گے۔

چونکہ دو روز بعد جماعت احمدیہ انگلستان کا جلسہ سالانہ ہو رہا ہے اس لئے ۲۲ اگست کو بھی دن بھر یورپ اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک سے احمدی احباب کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ فرانکفورٹ مغربی جرمنی سے مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری امام مسجد نور کے ہمراہ مکرم ہدایت اللہ ہبش، مکرم مبشر احمد باجوہ، مکرم خالد نواز صاحب، مکرم ظہیر احمد چوہدری اور مکرم عطاء اللہ سیال تشریف لائے۔ ڈنمارک سے تشریف لانے والوں میں مکرم سید کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کے علاوہ مکرمہ مسز طیبہ حسین، مکرمہ بشریٰ بٹ اور مکرمہ کنیزہ اکس شامل تھے۔ ناروے سے مکرم عبد اللطیف خان بھی ۲۲ اگست کو ہی تشریف لائے۔ مزید برآں نائیجیریا سے مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور سیرالیون سے مکرم محمد ارشد صاحب تشریف لائے۔ یورپ سے ابھی مزید احباب کی آمد متوقع ہے۔

۲۳ اگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ

آج طبیعت کسی قدر ناساز ہونے کے باوجود حضور ایدہ اللہ گیارہ بجے قبل دوپہر مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے اور ازراہِ شفقت بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ انفرادی ملاقاتوں کا یہ سلسلہ مسلسل سوا نبجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔

طبیعت کی ناسازی کے باعث حضور ایدہ اللہ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق آج شام سیر کے لئے تشریف نہیں لے گئے البتہ رات کو دس بجے مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لا کر اپنے خدام کے درمیان رونق افروز ہوئے۔ پہلے تو حضور مکرم رشید احمد صاحب سیال (جو اسی روز پاکستان سے آئے تھے) اور مکرم طیب احمد صاحب ڈائریکٹر آف برمنگھم سے گفتگو فرماتے رہے بعد میں حضور نے مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن سے ۲۴ اگست سے شروع ہونے والے جماعت احمدیہ انگلستان کے بارھویں جلسہ سالانہ کے پروگرام اور انتظامات کے متعلق دریافت فرمایا اور اس بارہ میں ضروری ہدایات دیں۔ نصف گھنٹہ بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔

آج حضور ایدہ اللہ کی طبیعت پیٹ کے عضلات میں بل پڑ جانے کی وجہ سے ناساز رہی۔ ناسازی طبع کے باوجود حضور نے ازراہِ شفقت بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے احباب کو ملاقات کا شرف بخشا نیز رات کو کچھ وقت کے لئے اپنے خدام کے درمیان رونق افروز بھی ہوئے۔ حضور جملہ احبابِ جماعت کو جن کی دینی و دنیوی فلاح اور خدائی حفاظت اور تائید و نصرت کے لئے ہر آن دُعاگو ہیں محبت بھرے سلام کا پیغام ارسال فرماتے ہیں۔ احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کامیاب و کامران مرکزِ سلسلہ میں واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم فلائیٹ لیفٹیننٹ محمد زکریا داؤد کا نکاح عزیزہ رفعت امام بنت امام الدین صاحب مرحوم سابق اسسٹنٹ کمشنر ریاست نابھہ (مشرقی پنجاب) کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۷۵ء بروز جمعرات بعد نماز عصر احمدیہ ہال کراچی میں جناب مولوی عبد المجید خان صاحب نے پڑھا۔

احبابِ کرام سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے موجبِ برکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(طالب دُعا۔ بیگم پروفیسر محمد ابراہیم ناصر مرحوم۔ ربوہ)

گمشدہ عینک

خاکسار کی نظر کی عینک جس کا فریم ہلکے سنہرے رنگ کا اور شیشے پلاسٹک کے تھے کل گول بازار اور تحریک جدید کے دفتروں کے درمیان کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو تو خاکسار کو پہنچا دیں۔ ممنون ہوں گا۔

(مرزا نعیم احمد)
افسر امانت تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● ...۵ ستمبر۔ مصر اور اسرائیل کے درمیان معاہدۂ امن پر آج یہاں باضابطہ طور پر دستخط ہو گئے۔ اس موقع پر امریکی نمائندہ موجود تھا۔ اقوام متحدہ کی امن فوج کے کمانڈر نے بھی اس تقریب میں شرکت کی تاہم روسی نمائندے نے غیر متوقع طور پر شرکت نہیں کی۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی رہنماؤں نے فلسطینی تنظیم آزادی کی حمایت میں اپنا نمائندہ بھیجنے سے گریز کیا ہے۔

● کراچی ۵ ستمبر۔ حکومتِ سندھ کے بیان کے مطابق تازہ اعداد و شمار کے مطابق حالیہ سیلاب کی وجہ سے سندھ میں کم از کم ۵۱ افراد ہلاک ہوئے۔ ۷۷ ہزار مویشی لاپتہ ہو گئے۔ ۱۵ ہزار دیہات میں ۴۰ ہزار سے زائد مکانات منہدم ہوئے اور پانچ لاکھ سے زیادہ آبادی متاثر ہوئی۔ ساڑھے اٹھارہ لاکھ ایکڑ رقبہ زیر آب آیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ سیلاب میں سندھ میں ۱۸ لاکھ ساٹھ ہزار ایکڑ رقبہ زیر آب آیا تھا۔

● پشاور ۵ ستمبر۔ گزشتہ روز چترال سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر ایک تیز رفتار جیپ الٹ گئی اور دریائے چترال میں گر گئی۔ اس حادثہ میں دس افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والے بیشتر افراد کی نعشیں بھی تیز بہاؤ کی وجہ سے نکالی نہیں جا سکیں۔

● ٹوکیو ۵ ستمبر۔ بھارت میں موجودہ ہنگامی قوانین کے نفاذ کے خلاف بھارت میں زیر زمین منظم تحریک شروع ہو گئی ہے۔ اس تحریک کا نعرہ "اب بھارت کے لئے دوبارہ آزادی حاصل کرو" ہے۔ اس تحریک کا نام پیش بھگت پرداسی ہے۔ اس کے قائدین نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھارت کو دوبارہ آزاد کرائیں گے اور موجودہ آمریت سے نجات دلائیں گے۔

● اسلام آباد ۵ ستمبر۔ وزیر اعظم بھٹو کے دورہ سعودی عرب کے بعد دونوں حکومتوں کے ایک مشترکہ اعلان میں اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے کہ وہ قومی آزادی اور ملکی سالمیت کی حفاظت کے لئے تمام امور میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے رہیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴